نظرات

گذشتہ دنوں دہلی پولیس نے کرکٹ میچ میں سٹہ بازی کا ایک ایسا بڑا اسکینڈل پکڑا ہے جس سے کرکٹ کھیل کی دنیا میں ایک زلزلہ آگیا ہے۔ کہاں تو یہ کھیل تفریح طبع کے لیے تھا اور کہاں اب یہ کھیل ایک چھلانگ میں غربت سے امیری کی بلندیوں کو چھو لینے والا بن گیا ہے۔ اس اسکینڈل کے بے نقاب ہونے سے ماڈرن زندگی کے ہر شعبۂ حیات میں بدعنوانیوں کی مضبوط جڑوں کا بھی پتہ چلتا ہے۔ سرکاری وغیر سرکاری دفاتر میں میں بدعنوانیاں اس قدر بڑھ چکی ہیں کہ ہر آدمی اس سے پریشان ہے اور وہ اس سے نجات پانے کی راہ ڈھونڈ رہا تھا کہ کھیلوں میں بھی اس قدر بھرشٹاچار ہو جانے کی خبر نے تو ایک طرح سے اس بیماری سے چھٹکارا مل جانے سے مایوس ہی کر دیا ہے۔ کسی زمانے میں بڑے بوڑھے بچوں کو نصیحت کرتے تھے تو یہ کہا کرتے تھے کہ "پڑھو گے لکھو گے تو ہو گے نواب، کھیلو گے کودو گے تو ہو گے خراب" آج اس کہاوت کا مطلب ہی بدل گیا ہے۔ آج تو کھیل لاکھوں کروڑوں روپے کمانے کا ذریعہ ہے۔ پڑھ لکھنے کے بعد اگر کوئی بڑا عہدہ پالینے میں کامیاب ہو گیا تو اسے آج کے مہنگائی کے تمام بھتوں کے ساتھ پینتس چالیس ہزار روپے ماہانہ ملیں گے لیکن کوئی سیاست کی دہلیز پر قدم رکھنے میں کامیاب ہو جائے تو راتوں رات (لکھ پتی کیا اب تو کروڑ پتی کہنا ہی زیادہ درست ہوگا) کروڑ پتی بلکہ اب ارب پتی بن جاتا ہے۔ اور جو کھیل گئے گذرے زمانے کے بڑے بوڑھوں کے لیے بچوں کے مستقبل کو غارت کرنے کا باعث تھا وہ آج کے والدین کے لیے ہونہار بچوں کے روشن مستقبل کی علامت بن گیا ہے۔ ایک مشہور کرکٹ کھلاڑی جو ابھی کچھ عرصہ پہلے تک ہندوستانی ٹیم کے کپتان تھے وہ بچپن میں اس قدر غریب تھے کہ گلی کوچوں میں ہاتھ سے بنی ٹوٹی پھوٹی گیندوں سے کھیلا کرتے تھے اور ان کے پاس گیند و بلا خریدنے تک کے لیے پیسے نہ تھے۔ لیکن جب وہ کسی طرح اس کھیل میں مہارت حاصل کر کے ہندوستانی کرکٹ ٹیم میں شامل ہوئے اور انہوں نے لگاتار تین

سنچریاں بناڈالیں تو ان کے وطن کے لوگوں نے خوشی و مسرت سے جھومتے ہوئے ان کے لیے آپس میں کچھ رقم (چندہ) اکٹھا کرکے انہیں ایک کار خرید کر تحفہ میں دی۔ اس بات کو مشکل سے ۱۵،۱۶ سال ہی ہوئے ہوں گے کہ ابھی اخبارات میں ان کی دولت کے جو اعداد و شمار شائع ہوئے ہیں انہیں پڑھ کر ہم دنگ ہی رہ گئے۔ اگر اس خبر کو ہم نے صحیح پڑھا ہے تو ان سے متعلق یہ خبر ہے کہ انہوں نے ۱۶ ر کروڑ روپیہ انکم ٹیکس کا ادا کیا ہے۔ اب اندازہ لگائیں کہ ان کے پاس دولت کا کیا ٹھکانا ہوگا۔ اس قدر دولت ملنے کے بعد بھی اگر کرکٹ کے کھلاڑی اپنے تماشائیوں کے اعتماد و لگاؤ، انسیت اور محبت کے ساتھ غداری کریں تو انہیں آپ کیا کہیں گے۔ ہماری معلومات کے مطابق ایک میچ میں کھلاڑی کو بہت بڑی رقم ملتی ہے اور اس کی ذاتی عمدہ کارکردگی پر خصوصی انعامات سے بھی اسے بہت کچھ حاصل ہوتا ہے۔ دولت کی اس قدر ریل پیل کے بعد کرکٹ کھلاڑی کی ہوس بھرتی نہیں ہے۔ جنوبی افریقہ کی کرکٹ ٹیم کے کیپٹن نے سٹے بازی کے ذریعہ لاکھوں کروڑوں روپے کمائے جسے دہلی پولیس نے بڑی جانفشانی کے ساتھ پورے ثبوتوں کے ساتھ پکڑا ہے اس کے بعد پاکستان کے اکثر اور ہندوستان کے بعض کھلاڑیوں کے بھی سٹہ بازی میں شامل ہونے کی خبر نے کرکٹ کھیل کی دنیا میں تہلکہ ہی مچا کر رکھ دیا ہے۔ کھلاڑی اپنی پاکدامنی کی صفائی دے رہے ہیں۔ کرکٹ بورڈ کے ذمہ دار کرکٹ سے اس بدعت و بدعنوانی کو مٹا ڈالنے کی تدبیر سوچنے میں مستعد عمل ہیں اور قانون کے رکھوالے ایسے ایسے بدکردار کھلاڑیوں پر قانون کا شکنجہ کسنے میں لگے ہوئے ہیں۔ کچھ ایک دوسرے پر الزامات اور جوابی الزامات کی بوچھاڑ کرنے میں جٹ گئے ہیں۔ لیکن کوئی بھی اصل مرض کو ڈھونڈنے کی زحمت نہیں اٹھانا چاہتا ہے۔ جب ہر شخص کا مطمح نظر پیسہ بٹورنا ہے چاہے وہ کسی بھی ذریعہ سے ہو تو پھر مرض کا علاج کیسے ہو سکتا ہے۔ سیاست میں، انتظامیہ میں، کھیل کود میں ہر طرف پیسہ کمانے کی ہوڑ لگی ہوئی ہے۔ کسی بھی طریقہ سے آدمی اپنے ساتھی پڑوسی یا ہم رتبہ سے آگے نکل جانے کی طمع میں مست ہو تو وہاں جو بھی کچھ ہو جائے کم ہی ہے۔ ایک ہندی روزنامہ میں ایک مضمون کا عنوان تھا: "آؤ شرم ڈھونڈیں" جس کے تحت مضمون نگار کے کہنے کا مقصد تھا کہ جب کسی کے دل و دماغ سے شرم ہی نکل جائے تو اس سے سب کچھ ہو جانے کا اندیشہ لاحق ہے۔ مذہب ہمیں درس دیتا ہے حیاء ایمان کا جز ہے اور انسانی قدروں سے جب مذہب ہی کو مٹا دینے کے حربے

استعمال ہونے لگیں تو اعلیٰ قدروں کی امید کرنا ہی عبث ہے۔ آج الیکٹرک میڈیا کے زور نے مذہب سے انسانوں کو دور سا کر دیا ہے اور پھر رہی سہی کسر ٹی وی پروگراموں، فلمی ناچ گانوں نے پوری کر دی ہے اس کے بعد بھی اگر کوئی انسان علیٰ قدروں کی تلاش کرے تو اسے اندھیرے میں ہاتھ پاؤں مارنے کے علاوہ ہم اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ اور اب تو ان ملکوں کے عوام بھی سائنس کی بعض ایجادات سے پریشان ہو چکے ہیں۔ موجودہ دنیا کے سب سے طاقتور اور کمپیوٹر والیکٹرک میڈیا کی ایجادات کے ہیرو امریکہ کے صدر بل کلنٹن کی زوجہ ہیلری کلنٹن نے اپنے تازہ انٹریو میں کہا ہے کہ "ٹیلی ویژن بچوں کا دماغ خراب کرتا ہے، گندہ کرتا ہے، امریکی معاشرہ کی گراوٹ کی سب سے بڑی وجہ ہی یہ ہے۔" جب امریکہ کے عوام اس کو برائی سمجھنے لگے ہیں جب کہ اس سے پہلے انہیں اس میں کوئی بُرائی نظر نہ آتی تھی۔ مشرقی ممالک کے عوام تو شروع ہی سے اسے بُرائی سمجھتے تھے، ان کا اس ٹیلی ویژن کے بداثرات سے کیا حال ہوگا یہ آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے۔ ایک بُرائی سے ہزاروں بُرائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ انسانی معاشرے میں اس وقت جو بھی بُرائیاں جو اب خطرناک موڑ پر پہونچ چکی ہیں اس میں سب سے بڑا دخل ٹیلی ویژن میں ۲۴ گھنٹے دکھائی جانے والے پروگرام ہی سے پھیلے اثرات کا ہی ہے۔ جب تک اس بڑی بُرائی کو ختم کرنے کی تدابیر اختیار نہیں کی جائیں گی اس وقت تک انسانی معاشرے میں پھیلے جرائم قتل، زنا، چوری بھرشٹاچار وغیرہ کی خاتمے کی امید کرنا ہی بے کار ہے۔

تین تذکرے

یہ کتاب ان تین کتابوں کی تلخیص ہے "مجمع الانتخاب" "طبقات الشعراء" اور "گل رعنا" یہ تلخیص جن قلمی نسخوں سے مرتب کی گئی ہے وہ سب اپنے اپنے مؤلفین کی نظروں سے بھی گزر چکے ہیں اس لئے ان کا متن مستند ہے۔ ادبیات اردو کے سلسلے میں یہ تذکرے نہایت اہم اور بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

تلخیص نگار نثار احمد فاروقی صاحب

مجموعی صفحات ۳۳۵

قیمت مجلد ۵۰/ روپے

تاریخ ملت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک، خلافت راشدہ کا بیان، خلافت بنی امیہ، خلافت ہسپانیہ، خلافت عباسیہ، تاریخ مصر، خلافت عثمانیہ، تاریخ صقلیہ اور اخیر میں سلاطین ہند کی مکمل تاریخ یہ سب نہایت جامعیت کے ساتھ اس کتاب میں یکجا موجود ہے

کتاب گیارہ حصوں میں مکمل ہے۔

ہر حصہ اپنے مضمون پر بجائے خود بھی مکمل ہے

کامل سیٹ کی قیمت مجلد ۴۰۰/ روپے

ملنے کا پتہ: ندوۃ المصنفین ... دہلی